ہوئے اور صرف انھیں معنوں میں بولے جاتے ہیں - ضمائر - اشارات - موصولات اور اسمائے اعداد کو چھوڑ کر تمام اسماء اس میں داخل ہیں - چوتھے میں اسمائے مطلقہ مثلاً ضمائر - اشارات موصولات اور حروف استفہام وغیرہ - اور پانچویں باب میں افعال و مشتقات - ان سب پر مبسوط و مفصل محققانہ بحث کی ہے اور اس طرح زبان کے قدیم و جدید - صرفی - نحوی - اور صوتی سرمایہ کا سیر حاصل اور تقابلی جائزہ لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اردو کا وجود ہندوستان کے عہد قدیم میں یعنی مسلمانوں کی اس ملک میں آمد سے بہت پہلے بھی تھا - ظاہر ہے کہ یہ ایک بالکل نیا نظریہ ہے - اربابِ فن تنقید کر کے بتا سکتے ہیں کہ یہ نظریہ کس حد تک صحیح اور لائق قبول ہے - لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ فاضل مصنف نے ایک بالکل نئے نقطۂ نظر سے - خالص علمی بنیادوں پر اردو زبان کا جائزہ بڑی تحقیق و کاوش اور دقتِ نظر کے ساتھ لیا ہے - یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک بالکل منفرد نئی اور انقلاب آفریں کوشش ہے - جس پر موصوف اہل زبان کی طرف سے عموماً اور محققین کی جانب سے خصوصاً شکریہ کے مستحق ہیں - اصل موضوع بحث کے آغاز سے قبل تین اور ابواب ہیں جن میں بہ طور تمہید زبانوں کے خاندان اور ان کے شجرے - غیر منقسم ہندوستان کی قدیم و جدید زبانیں اور ان زبانوں کے باہمی رشتے اور اردو زبان کے ماخذ پر فاضلانہ اور بصیرت افروز گفتگو کی گئی ہے - اگرچہ موصوف کو اس کتاب پر پی - ایچ ڈی کی ڈگری ملی ہے لیکن حق یہ ہے کہ علمی اور تحقیقی اعتبار سے اردو زبان میں پی - ایچ ڈی کے عام مقالات کی نسبت اس کا معیار کہیں زیادہ بلند ہے - موضوع اس قدر خشک اور غیر دلچسپ ہے کہ فن کے اساتذہ اور طلبا ہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں - لیکن موضوع کی خشکی کے باوجود زبان اور طرز ادا بہت شگفتہ اور دل نشین ہیں -

اسٹڈیز ان اردو لٹریچر | از ڈاکٹر فضل محمود اسیری تقطیع متوسط ضخامت ڈیڑھ سو صفحات ٹائپ جلی - پتہ - وشو بھارتی پبلشنگ ڈیپارٹمنٹ ۶/۲ دوارکا ناتھ ٹیگور لین - کلکتہ -

یہ کتاب چھ مضامین کا مجموعہ ہے - پہلے مضمون کا عنوان " اردو لٹریچر کی ابتدا اور اس کا ارتقا" ہے دوسرے مقالہ کا " غالب " تیسرے کا " اقبال کا نقطۂ نظر " چوتھا " شاہ ولی اللہ اور ان کی فیوض الحرمین "